احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 28

منگل 9 جولائی 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 9 جولائی 2013ء 29 شعبان 1434 ہجری 9 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 155

خدا کی عنایات

میں کیونکر گن سکوں تیری عنایات
ترے فضلوں سے پُر ہیں میرے دن رات
مری خاطر دکھائیں تو نے آیات
ترحم سے مری سن لی ہر اک بات

(درثمین)

دورہ جرمنی کی روداد، جلسہ کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ، مہمانوں کے تاثرات اور کارکنان کا شکریہ

میرا سفر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو لئے ہوتا ہے جن کا شکر ادا کرنا ممکن نہیں

ایک مہمان نے کہا جماعت کا خلافت سے والہانہ تعلق ہے، احمدی کی اپنے خلیفہ سے محبت کی مثال دنیا کے تعلقات میں نہیں ملتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جولائی 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 جولائی 2013ء کو بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا، حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں اپنے حالیہ دورہ جرمنی کی روداد، خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا تذکرہ، معزز مہمانوں کے نیک تاثرات اور جذبات، جلسہ کے کارکنان کا شکریہ ادا کیا اور بعض انتظامی کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے شروع میں حضرت مسیح موعود کا ایک اردو شعر کہ کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس...... پڑھا اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا شکر ادا کرنا ممکن نہیں۔ میرا یہ سفر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو لئے ہوئے ہوتا ہے۔ گزشتہ دنوں جلسہ سالانہ جرمنی ہوا جس میں میں نے شمولیت کی، وہاں بھی علاوہ جلسے کے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کے ایسے نظارے دیکھے کہ اس بات پر یقین مزید پختہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود سے کئے گئے وعدے ہر روز نئی شان سے پورے فرماتا ہے۔ جرمن لوگ اور جرمن پریس کی طرف سے اتنی دلچسپی اس دفعہ ظاہر ہوئی، جو پہلے نہیں ہوتی تھی۔ اس مختصر دورہ میں 2 بیوت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے اور 2 بیوت الذکر کے افتتاح کی توفیق ملی۔ جن میں اہم ملکی شخصیات شامل ہوئیں۔ ان میں میرے خطاب سے لوگوں کے تحفظات دور ہوئے اور دین حق کی خوبصورت تعلیم ان تک پہنچانے کا موقع ملا۔ ان تقریبات میں شامل مہمانوں نے بیوت الذکر کے ذریعہ دنیا میں امن کے پیغام کو پھیلانے، میرے خطاب اور دین حق کی حقیقی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرنے کو بہت زیادہ سراہا۔ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا میں انٹرویوز کے ذریعہ بھی دین کی حقیقی تعلیم، اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کی ضرورت اور بیوت الذکر کے بارے میں سوالات ہوئے۔ اس طرح مجموعی طور پر تقریباً 30 اخبارات، 3 ریڈیو سٹیشن اور 5 ٹی وی چینل نے ہماری ان تقریبات کو کوریج دی۔ جرمنی کی تاریخ میں پہلی دفعہ نیشنل ٹی وی پر جماعت کے متعلق خبر نشر کی گئی۔ پرنٹ میڈیا کے ذریعہ مجموعی طور پر 12 لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ نیشنل ٹی وی پر کوریج کے ذریعہ پورے جرمنی میں میری تصویر کے ساتھ جماعت کا تعارف اور پیغام پہنچا۔ ایک انٹرنیشنل ٹی وی کے ذریعہ تین ملکوں جرمنی، آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ فرمایا کہ جرمنی میں جماعت کو سرکاری طور پر یہ سٹیٹس مل گیا ہے اب جماعت وہاں اپنے سکول بھی کھول سکتی ہے اور اپنے دیگر پروگرام بھی کر سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سال جلسہ سالانہ جرمنی میں فرانس اور بیلجیئم سے آنے والے نومبائعین اور زیر دعوت دوستوں کے علاوہ مالٹا، اسٹونیا، آئس لینڈ، لتھوانیہ، ہنگری، لیٹویا، رشیا، تاجکستان، قرغستان کسووو، البانیہ، بلغاریہ اور میسیڈونیا سے بھی وفود آئے تھے۔ ان میں جماعت سے ہمدردی رکھنے والے، زیر دعوت اور احمدی بھی شامل تھے۔ حضور انور نے جلسہ پر آئے ہوئے مختلف ممالک کے معزز مہمانوں کے جلسہ سالانہ کے بارے میں اور جماعت احمدیہ کے بارے میں نیک جذبات، تاثرات اور اچھے خیالات کا تذکرہ فرمایا۔ ایک مہمان نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا کہ جماعت کا خلافت سے والہانہ تعلق غیر معمولی ہے۔ احمدی اپنے خلیفہ سے جو محبت کرتے ہیں اس کی مثال دنیا کے تعلقات میں نہیں ملتی۔ فرمایا کہ مہمانوں میں سے ہر ایک کا یہ تاثر تھا کہ جلسے کے روحانی ماحول سے ہم بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ میسیڈونیا سے آئی ہوئی ایک عیسائی خاتون جو کہ انگریزی کی پروفیسر تھیں انہوں نے کہا کہ آپ کے منظّم نظام سے یہ بات نظر آئی کہ جماعت بہت بلند مقام پر ہے۔ امام جماعت احمدیہ کے خطابات سن کر مجھے سمجھ آئی ہے کہ دین حق کا مطلب ہے محبت، عزت افزائی اور سب کیلئے امن، پھر کہتی ہیں کہ جلسے نے ہمیں بدل کر رکھ دیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جلسے پر آنے والے مہمانوں میں سے کئی افراد نے متاثر ہو کر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ جرمنی میں ہونے والی اس بیعت میں 16 قوموں کے 67 افراد نے بیعت کی جس میں 48 مرد اور 19 خواتین تھیں۔

حضور انور نے جلسہ کے دوران بعض کمیوں اور کمزوریوں کی نشاندہی فرمائی اور فرمایا کہ امید ہے آئندہ اسے دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ حضور انور نے جلسہ کے کارکنان اور کارکنات کے کاموں کی تعریف کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء عطا فرمائے اور اخلاص و وفا میں بڑھائے۔ حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے دوران کینیڈا، بیلجیئم اور آئرلینڈ کے ان دنوں میں ہونے والے جلسہ سالانہ اور خدام الاحمدیہ یوکے کے اجتماع کا ذکر فرمایا اور نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا۔

نئی ایجادات سے استفادہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود نے اپنے وقت کی چند ایجادات کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ ''جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اُسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعود کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہار دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیٰ''۔ آج دیکھیں سیٹلائٹ، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ نے اس میں مزید وسعت پیدا کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی تائیدات کے طور پر ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ بھی آپ کو مہیا فرما دیا ہے جس کے ذریعہ سے (۔) کا کام ہو رہا ہے۔ یہ سب دین واحد پر جمع کرنے کے سامان ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ تو یہ انتظامات فرما رہا ہے لیکن ہمیں بھی اس کے حکموں پر چلتے ہوئے اس زمانہ میں اپنی سوچوں کو وسعت دیتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ اپنی اور اپنی نسل کی فکر کرتے ہوئے اس انقلاب میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جہاں ہم اَتْمَمْتُ...... کے نظارے دیکھتے ہوئے فیض پانے والے ہوں''۔

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 420)
(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

فہرست چندہ تحریک جدید

حسب معمول امسال بھی 29 رمضان المبارک سے قبل سو فیصد چندہ تحریک جدید ادا کرنے والوں کے اسمائے گرامی بغرضِ دعا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں پیش کئے جائیں گے۔ احباب وخواتین اپنے چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کر کے حضور پُر نور کی دعائیں حاصل کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

2

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

اردو کو رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 29 جولائی 1949ء کو کوئٹہ میں خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

''قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے اپنی کارگزاری کی جو رپورٹ پڑھ کر سنائی ہے اس پر مجھے اس لحاظ سے خوشی حاصل ہوئی کہ یہاں کے خدام میں ایک حد تک بیداری پائی جاتی ہے اور وہ اپنے نام کی قدر کرتے اور اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے ہیں جو انہوں نے اختیار کرلیا ہے ....سب سے پہلی بات جو ایڈریس کے ساتھ تو تعلق نہیں رکھتی لیکن نہایت اہم ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں مختلف قوموں اور زبانوں کے اختلاط سے ایک زبان پیدا ہوئی جس کو اردو کہتے ہیں۔ اس زبان کی طرف ہندوستان میں بہت کم توجہ رہ گئی ہے بلکہ یہ کوشش کی جارہی ہے کہ اس کو بالکل مٹا دیا جائے۔ پنجاب کا شہری طبقہ اس کا بہت شائق چلا آتا ہے اور اس میں علامہ اقبال اور حفیظ جالندھری جیسے بڑے بڑے شاعر پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے اردو زبان کی بہت خدمت کی ہے اور ان کی وجہ سے ہندوستان اور اس کے باہر اردو زبان بہت مقبول ہوگئی ہے۔ مگر پنجاب کے عوام اور غیر تعلیم یافتہ اشخاص ابھی اس سے بہت دور ہیں اور انہیں اس میں کلام کرنا دوبھر معلوم ہوتا ہے۔ اگر وہ اس میں بات کریں تو طریق گفتگو غیر زبان دانوں کا سا معلوم ہوتا ہے۔ یوں تو مادری زبان میں گفتگو کرتے وقت ہمیشہ ہی مشکلات پیش آتی ہیں اور لازمی طور پر لہجہ میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ تاہم اگر آپس میں اردو زبان میں ہی گفتگو کی جائے تو اس میں مہارت حاصل کر لینا کوئی مشکل امر نہیں............

پس میں آپ کو ایک نصیحت تو یہ کروں گا کہ **اردو زبان کو نئی زندگی دو اور ایک نیا لباس پہنا دو۔ آپ لوگوں کو چاہئے کہ ہمیشہ اسی زبان میں ہی گفتگو کیا کریں۔** جب ہم اردو میں ہی گفتگو کریں گے تو لازمی بات ہے کہ بعض الفاظ کے متعلق ہمیں یہ پتہ نہیں لگے گا کہ ان کو اردو زبان میں کس طرح ادا کرتے ہیں۔ اس پر ہم دوسروں سے پوچھیں گے اور اس طرح ہمارے علم میں ترقی ہوگی۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن انسان کو بڑی عمر میں بھی ان کی سمجھ نہیں آتی۔ لیکن جب وہ ایک زبان میں گفتگو کرنا شروع کردے تو ان پر عبور حاصل کر لیتا ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ پنجابی زبان چھوڑ دیں اور اردو کو جواب بے وطن ہوگئی ہے۔ اپنائیں۔ یہ بھی ایک بڑا مہاجر ہے۔ جس طرح مہاجروں کو زمینیں مل رہی ہیں، چاہئے کہ اسے بھی اپنے ملک میں جگہ دی جائے اور اسے اتنا رائج کر دیا جائے کہ آہستہ آہستہ یہ ہماری مادری زبان بن جائے۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں جن کے خیال میں پنجابی زبان کو زندہ رکھنا ضروری ہے۔ میرے نزدیک اردو زبان کو ہی ہمیں اپنی زبان بنا لینا چاہئے اور اسے رواج دینا چاہئے۔ ملک کے کناروں پر اور پہاڑوں پر کہیں کہیں پنجابی زبان باقی رہ جائے تو حرج نہیں۔ اگر کسی کو پنجابی زبان سننے اور بولنے کا شوق ہوگا تو وہ وہاں جا کر سن لے گا یا بول لے گا۔

پس میری پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ تم اردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے اور تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 536)

اردو شاعر۔ ناصر کاظمی

8 دسمبر 1925ء کو انبالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محمد سلطان کاظمی صوبیدار میجر تھے اور ملازمت کی وجہ سے مختلف علاقوں میں تبادلہ ہوتا رہتا تھا اس لئے ناصر کاظمی نے ابتدائی تعلیم ڈی بی مڈل سکول نشائی (صوبہ سرحد)، نیشنل ہائی سکول، پشاور سے حاصل کی۔ مسلم ہائی سکول انبالہ سے میٹرک کیا۔ قیام پاکستان کے بعد اسلامیہ کالج لاہور اور گورنمنٹ کالج لاہور میں زیر تعلیم رہے لیکن نامساعد حالات کی وجہ سے بی اے نہ کرسکے۔ 1950ء تا 1951ء ادبی جریدے ''اوراق نو'' کے مدیر رہے۔ 1952ء تا 1957ء ماہنامہ ''ہمایوں'' کے ادارتی فرائض انجام دیئے۔ 1957ء میں اپنا رسالہ ''خیال'' جاری کیا۔ 1958ء میں چند ماہ کے لئے محکمہ سماجی بہبود میں افسر رابطہ رہے۔ بعد ازاں یکم جنوری 1959ء سے 31 جولائی 1968ء تک ''ویلیج ایڈ پروگرام'' میں اسسٹنٹ پبلسٹی آفیسر کے عہدے پر رہے اور ان کے رسالے ''ہم لوگ'' کے نائب مدیر بھی۔ یکم اگست 1964ء سے اپنی وفات تک ریڈیو پاکستان لاہور میں بطور سٹاف آرٹسٹ کام کرتے رہے۔ 2 مارچ 1972ء کو وفات پائی۔

آپ کی غزلیات کے تین مجموعے شائع ہوئے ہیں۔ برگ نے (دیوان) اور پہلی بارش۔ نظموں کا مجموعہ ''نشاط خواب'' کے عنوان سے طبع ہوا۔ ایک منظوم ڈراما ''سر کی چھایا'' آپ کی وفات کے بعد 1981ء میں چھپا۔ آپ کے مضامین، ریڈیو فیچر، مقالات، اداریوں اور انٹرویوز وغیرہ کا مجموعہ ''خشک چشمے کے کنارے'' کے نام سے شائع ہوچکا ہے۔ اردو کے چند بڑے شاعروں کے کلام کے الگ الگ منتخبات بھی مرتب کئے اور شائع کرائے، جن میں میر، نظیر، ولی اور انشاء قابل ذکر ہیں۔

اردو کے ضرب المثل اشعار

اگر بخشے عنایت ہے، نہ بخشے تو شکایت کیا
سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

تلفظ اور معانی سیکھئے

الفاظ	تَلَفُّظ	معانی
افروختہ	اَفُروخْتَہ (یہ تلفظ ایرانی فارسی کا ہے۔ اَفْروخَتَہ	روشن، برہم، مشتعل، آگ بگولہ، غضبناک (برصغیر میں دری زبان مستعمل ہے جس میں یہ لفظ اَفْروخَتَہ ہے۔ یعنی ''د'' کی زبر سے)
اقبال علی اللہ	اِقْبالُ عَلَی الله	اللہ تعالیٰ کی طرف خاص توجہ
اقبال مند	اِقْبالْ مَنْد	عزت والا، خوش قسمت
اقتدار	اِقْتِدار	غلبہ، تسلط، عروج، قدرت، طاقت، اختیار حکومت
اقتداری پیشگوئیاں	اِقْتِدارِی پیشْگوئِیاں	وہ پیشگوئیاں جن میں کسی کی قوت اور شان و شوکت کی خبر ہو
اقطاب	اَقْطاب	قطب کی جمع، اولیاء
اکابر	اَکابِرُ	مقتدر لوگ، ذی اثر اشخاص، بزرگ، مورث، اسلاف
اکمل	اَکْمَل	کامل ترین، جو کمال میں سب زیادہ ہو
الاامان	اَلْاَمان	پناہ، حفاظت، امن سلامت
الحاد	اِلْحاد	کفر، اسلام سے انکار یا انحراف، لامذہبیت
القاء	اِلْقاء	وہ بات جس کا الہام ہو، خدا تعالیٰ کی طرف سے خود بخود انسان پر کسی بات کا انکشاف، الہام دل میں ڈالنا
امان	اَمان	پناہ، حفاظت، امن سلامتی
امور غیبیہ	اُمُورِ غَیْبِیَّہ	غیب کی باتیں

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

مئی کے مہینہ میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک خاص دن ہے، یعنی 27 مئی کا دن جو یوم خلافت کے طور پر جماعت میں منایا جاتا ہے 26 مئی 1908ء کا دن جماعت احمدیہ کے لئے ایک دل ہلا دینے والا دن تھا، بہت سوں کے ایمانوں کو لرزا دینے والا دن تھا وہاں 27 مئی کا دن جماعت احمدیہ کے لئے تسکین اور امن کا پیغام بن کر آیا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم گزشتہ ایک سو پانچ سال سے اللہ تعالیٰ کے خلافت کے وعدے کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ جماعت پر مختلف دور آئے لیکن جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ترقی کی منزل پر نہایت تیزی سے آگے بڑھتی چلی جارہی ہے

اللہ تعالیٰ نے خلافت کا ایک کام انصاف کے ساتھ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا بھی رکھا ہے

آجکل جماعت میں اتنی وسعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو چکی ہے، جماعت اتنی وسعت اختیار کر چکی ہے کہ خلیفۂ وقت کا ہر جگہ پہنچنا اور ہر معاملے کو براہ راست ہاتھ میں لینا ممکن نہیں ہے۔ تو جو کارکن اور عہدیدار مقرر کئے گئے ہیں، اگر وہ خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے فیصلہ نہیں کریں گے، اپنے کام سرانجام نہیں دیں گے تو وہ خلیفۂ وقت کو بھی بدنام کر رہے ہوں گے اور خدا تعالیٰ کے آگے خود بھی گنہگار بن رہے ہوں گے اور خلیفۂ وقت کو بھی گنہگار بنا رہے ہوں گے

افراد جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ میں نے کہا، تقویٰ پر چلنا، نمازوں کا قیام اور مالی قربانیوں میں بڑھنا انہیں خلافت کے فیض سے فیضیاب کرتا چلا جائے گا

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 مئی 2013ء بمطابق 24 ہجرت 1392 ہجری شمسی بمقام بیت النور کیلگری (کینیڈا)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النور کی آیات 52 تا 57 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

یہ آیات سورۃ نور کی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

مومنوں کا قول جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے، یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور یہی ہیں جو مراد پا جانے والے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ تو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے مطابق عمل کرو، طاعت در معروف کرو۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو اس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے جو اس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر بھی اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی تم پر ڈالی گئی ہے۔ اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔ اور رسول پر کھول کھول کر پیغام پہنچانے کے سوا کچھ ذمہ داری نہیں۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ کو ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

مئی کے مہینہ میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک خاص دن ہے، یعنی 27ر مئی کا دن جو یومِ خلافت کے طور پر جماعت میں منایا جاتا ہے۔ گو ابھی تین دن باقی ہیں، لیکن اسی حوالے سے مَیں نے اپنا مضمون رکھا ہے۔ 26 مئی 1908ء کا دن جماعت احمدیہ کے لئے ایک دل ہلا دینے والا دن تھا، بہت سوں کے ایمانوں کو لرزا دینے والا دن تھا۔ بعض طبیعتوں کو بے چین کر دینے والا دن تھا۔ دشمن کے لئے افرادِ جماعت کے دلوں کو اور جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا دن تھا۔ تاریخ احمدیت میں دشمنانِ احمدیت کی ایسی ایسی حرکات درج ہیں کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کوئی انسان اس حد تک بھی گر سکتا ہے جیسی حرکتیں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے وقت کیں۔ کجا یہ کہ (-) کہلا کر اپنے آپ کو رحمت للعالمین کی طرف منسوب کر کے پھر ایسی حرکات کی جائیں۔ بہرحال ہر ایک اپنی فطرت کے مطابق اُس کا اظہار کرتا ہے لیکن پھر اللہ تعالیٰ کی بھی اپنی قدرت چلتی ہے۔ اُس کے وعدے پورے ہوتے ہیں۔ 27ر مئی کا دن جماعت احمدیہ کے لئے تسکین اور امن کا پیغام بن کر آیا۔ خدا تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود سے کئے گئے وعدے کے پورا ہونے کی خوشخبری لے کر آیا اور دشمن کو اُس کی آگ میں جلانے والا بن کر آیا۔ اُس کی خوشیوں کو پامال کرنے کا دن بن کر آیا۔

پس جماعت احمدیہ کے لئے یہ دن کوئی عام دن نہیں ہے۔ اس دن کی بڑی اہمیت ہے۔ اور اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو دیکھتے ہیں۔

(-) کی اکثریت بڑی حسرت سے جماعت کی طرف دیکھتی ہے، بلکہ حسرت سے زیادہ حسد سے کہنا چاہئے دیکھتی ہے کہ ان میں خلافت قائم ہے اور اپنے میں یہ قائم کرنے کے لئے کئی دفعہ اپنی سی کوشش کر چکے ہیں اور کرتے رہتے ہیں لیکن ہمیشہ ناکام رہے ہیں۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح حکم اور ہدایت کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ جب مسیح موعود اور مہدی موعود کا ظہور ہوگا تو اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بَل گھسٹتے ہوئے بھی جانا پڑے تو اُس کے پاس جانا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی حدیث نمبر 4084)

اور میرا سلام کہنا۔

(مسند احمد بن حنبل مسند ابی ھریرۃ جلد سوم صفحہ 182 حدیث نمبر 7957 بیروت 1998ء)

پھر آپ نے نشانیاں بھی بتا دیں کہ وہ پوری ہو جائیں تو سمجھنا کہ دعویٰ کرنے والا سچا ہے۔ یہ نشانیاں آسمانی بھی ہیں اور زمینی بھی ہیں۔ کئی دفعہ جماعت کے سامنے بھی پیش ہوتی ہیں۔ افراد جماعت مخالفین کے سامنے بھی پیش کرتے ہیں۔ .... یہ سب جانتے ہوئے کہ زمانہ پکار پکار کر آنے والے کے وقت کا اعلان کر رہا ہے، خدا تعالیٰ نشان دکھا چکا ہے اور نشان دکھا رہا ہے۔ (پھر بھی) یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کی مخالفت کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ہر مخالفت کے بعد ایک نئے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن ڈھٹائی ایسی ہے کہ مخالفت چھوڑنا نہیں چاہتے۔ پس اس کو ان لوگوں کی بدقسمتی نہیں تو اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا، اس دن کی اہمیت ہے اور اس کا اعلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک پیشگوئی میں فرما چکے ہیں۔ گو معین تاریخ کے ساتھ تو نہیں، لیکن آنے والے اپنے عاشقِ صادق اور مسیح موعود کی بعثت کا پہلے اعلان فرما کر اور پھر خلافت کا ذکر فرما کر آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔ پس اس سے زیادہ کس چیز کی اہمیت ہو سکتی ہے جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا، اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔ پھر اُس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دَور ختم ہوگا تو اُس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپ خاموش ہوگئے۔“

(مسند احمد بن حنبل جلد6 صفحہ285 حدیث النعمان بن بشیر، حدیث نمبر18596 عالم الکتب بیروت لبنان 1998ء)

پس پہلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کے بارے میں فرمایا، پھر خلافت راشدہ کے قیام کا ذکر فرمایا جو منہاج نبوت پر (یعنی نبوت کے طریق پر) آگے بڑھتے چلے جانے والی ہوگی۔ اور دنیا نے دیکھا کہ پہلی چار خلافتیں جو خلافت راشدہ کہلاتی ہیں، کس طرح دنیا کی جاہ و حشمت سے دُور اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو ہر آن سامنے رکھتے ہوئے خالصۃً لِلّٰہ امورِ خلافت سرانجام دیتی رہیں۔ پھر کس طرح حرف بہ حرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پوری ہوئی جس میں بعض دوروں میں کم ایذا رساں اور بعض میں زیادہ ایذا رساں بادشاہت مسلمانوں میں نظر آتی ہے۔ تو خلافتِ راشدہ کے بعد یہ بادشاہت قائم ہوئی۔ یہ بات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہوئی۔ ظلم و جبر جو ہے وہ بھی تاریخ پڑھیں تو ہمیں ان بادشاہتوں میں دیکھنے میں نظر آتا ہے۔ بادشاہت کا دین سے زیادہ دنیا کی طرف رجحان تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جس طرح ہمیشہ ہوتا آیا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ ایک تاریک دور کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور ظلم و ستم کا دور ختم ہوگا اور پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور اس کے بعد آپؐ خاموش ہوگئے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

اس حدیث پر غور کر کے ہر انسان دیکھ سکتا ہے کہ خلافت راشدہ کے بارے میں بھی آپ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر کم ایذا رساں بادشاہت اور پھر اس کے بعد جابر بادشاہت کے بارے میں بھی آپ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ تو پھر اس کے آخری حصے کے بارے میں باوجود سب نشانیاں پوری ہو جانے اور باوجود خدا تعالیٰ کے بھی اس اعلان کے کہ (-) (سورۃ الجمعۃ: 4) اور آخرین میں سے بھی، یعنی آخرین میں ایک دوسری قوم میں بھی وہ اُسے بھیجے گا جو ابھی ان سے نہیں ملی۔ یعنی خلافت علیٰ منہاج نبوت کے سامان اللہ تعالیٰ پھر پیدا فرمائے گا۔ فرماتا ہے وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (سورۃ الجمعۃ: 4)۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ نے یہ فیصلہ فرمایا، جب اُس کی رحمت نے جوش مارا، تو اُس نے ملوکیت سے...... رہائی کے سامان فرمائے اور ایسا کیا کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم فرمائے۔

پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ جہاں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی، حدیث کی پیشگوئی کے پہلے حصے کی تصدیق کرتے ہیں، اُس پر ایمان لاتے ہیں اور اُس کو پورا ہوتا ہوا سمجھتے ہیں، وہاں ہم اُس کے آخری حصے پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر یقین کامل رکھتے ہیں کہ یہ بات پوری ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (سورۃ الجمعۃ: 4)۔ کہ آخرین میں سے بھی لوگ ہوں گے جو پہلوں سے ملنے والے ہیں، جو ابھی اُن سے ملے نہیں، اس پر ایمان رکھتے ہوئے زمانے کے حالات اور تمام نشانیوں کو ہم پورا ہوتا دیکھتے ہوئے آنے والے مسیح موعود اور مہدی موعود پر بھی ایمان لاتے ہیں۔

............آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دور کی خلافت کی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ایک مدت گزرنے کے بعد ختم ہونے کی اطلاع فرمائی تھی اور دوسرے دَور کی خلافت کی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ہمیشہ جاری رہنے کی خوشخبری عطا فرمائی۔ لیکن کن لوگوں کو؟ یقیناً اُن لوگوں کو جو خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ عمل صالح کرنے والے ہیں۔ عبادتوں میں بڑھنے والے ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں لیکن چونکہ خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے کا حق ادا کرنے والے نہیں ہوتے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی تقدیر اُن کو جماعت سے باہر کروا دیتی ہے۔ دنیاداری کی خاطر وہ جماعت احمدیہ سے یا تو ویسے علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں یا خود ہی علیحدگی کا اعلان کر دیتے ہیں۔ لیکن کیا کبھی ایسے لوگوں کے چلے جانے سے جماعت احمدیہ کی ترقی میں فرق پڑا؟ کبھی روک پڑی؟ ایک کے جانے سے اللہ تعالیٰ ایک جماعت مہیا فرما دیتا ہے۔ خشک ٹہنیاں کاٹی جاتی ہیں تو ہری اور سرسبز ٹہنیاں پہلے سے زیادہ پھوٹتی ہیں۔ پس چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت کے نظام کو اب جاری رکھنا ہے، اس لئے اُس کی تراش خراش اور نگہداشت کا کام بھی خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے سب سے پیارے انسان اور نبی کی پیشگوئی کا پاس نہ کرے۔ یقیناً یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوتی چلی جائے گی۔ گو بعض حالات ایسے آتے ہیں کہ مخالفین اور کمزور ایمان والے سمجھتے ہیں کہ اب ختم ہوئے کہ اب ختم ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشان اُس دور سے جماعت کو نکال کر لے جاتے ہیں۔ سب سے بڑا دل ہلا دینے والا دور تو جماعت پر اُس وقت آیا جب حضرت مسیح موعود کا وصال ہوا، جیسا کہ میں نے کہا۔ دشمن خوش تھے اور احمدی پریشان۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے یہ فرما کر جماعت کو اس کے لئے پہلے سے تیار کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ میرا وقت قریب ہے، لیکن اس بات سے مایوس ہونے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے رسالہ الوصیت میں تحریر فرمایا اور یہی کہ پریشان نہ ہوں۔ اس میں جہاں اپنے اس دنیا سے رخصت ہونے کی خبر دی، وہاں جماعت کے روحانی، مالی اور

انتظامی طریقے کار کو بھی واضح فرما دیا اور اُس کے قائم ہونے اور ہمیشہ رہنے کی خبر بھی دی۔ فرمایا کہ فکر نہ کرو۔ میرے سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ جماعت کو ترقی دے گا کیونکہ یہی وہ جماعت ہے جس کے ترقی کرنے اور جس میں خلافت قائم ہونے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اِس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304-303)

فرمایا کہ:

''غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ'' (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں، تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے......۔''

فرمایا ''تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-304)

آپ فرماتے ہیں: ''میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔'' (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-305)

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم گزشتہ ایک سو پانچ سال سے اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ جماعت پر مختلف دور آئے لیکن جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ترقی کی منزل پر نہایت تیزی سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ایک ملک میں دشمن ظلم و بربریت سے سختیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، ظلم و بربریت کرتا ہے تو دوسرے ملک میں اللہ تعالیٰ کامیابی کے حیرت انگیز راستے کھول دیتا ہے اور یہی نہیں بلکہ جس ملک میں تنگیاں پیدا کی جاتی ہیں، وہاں بھی افرادِ جماعت کے ایمانوں کو مضبوط فرماتا چلا جاتا ہے۔ **اور پھر جب میں اپنی ذات میں یہ دیکھتا ہوں میری تمام تر کمزوریوں کے باوجود کہ کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی کی شاہراہوں پر دوڑاتا چلا جا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان میں اور ترقی ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین مزید کامل ہوتا ہے کہ یقیناً خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو جماعت کو آگے سے آگے لے جاتا چلا جا رہا ہے اور جس کو بھی خدا تعالیٰ خلیفہ بنائے گا، قطع نظر اس کے کہ اُس کی حالت کیا ہے اپنی تائیدات سے اُسے نوازتا چلا جائے گا۔**

خلافت خامسہ کے قائم ہونے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی اس فعلی شہادت کا بھی اظہار فرما دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور (حضرت مسیح موعود) کی یہ بات کہ خلافت (دین حق) کی نشأۃ ثانیہ کے دور میں دائمی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور آئندہ بھی یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری رہے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت سے فیض پانے والوں کی بعض نشانیاں بتائی ہیں۔ جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے ان تمام باتوں کا نقشہ بھی کھینچ دیا ہے جو خلافت سے فیض پانے والوں کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مومنوں کو فیصلوں کے لئے اللہ اور رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو اُن کا جواب یہ ہوتا ہے کہ ''سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا'' ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ یہی ہیں جو کامیابیاں دیکھنے والے ہیں۔ پس یہاں صرف عبادتوں اور خالص دین کی باتوں کا ذکر نہیں ہے، بلکہ جیسا کہ قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ اس میں جہاں اللہ تعالیٰ کے حقوق کی تفصیل ہے، وہاں حقوق العباد کی بھی تفصیل ہے، معاشرتی نظام کی بھی تفصیل ہے، حکومتی نظام کی بھی تفصیل ہے۔ قرآن کریم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ پس یہاں اُن لوگوں کے لئے بھی تنبیہ ہے جو اپنے دنیاوی معاملات اور جھگڑے، باوجود جماعت کے نظام کے جہاں جماعتی نظام میں یہ کوشش ہوتی ہے کہ شریعت اور قانون کو سامنے رکھ کر سلجھائے جائیں، نظام جماعت کے سامنے (لانے سے) انکار کرتے ہیں اور ملکی عدالت میں لے جاتے ہیں۔ خاص طور پر جو عائلی اور گھریلو میاں بیوی کے مسائل ہیں۔ اسی طرح بعض اور دوسرے معاملات بھی ہیں اور ایسے لوگوں کی بدنیتی کا اُس وقت پتہ چلتا ہے جب وہ پہلے انکار کرتے ہیں کہ جماعت میں معاملہ لایا جائے۔ اور جب عدالت میں اُن کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے یا وہ کچھ نہ ملے جو وہ چاہتے ہیں تو پھر جماعت کے پاس آجاتے ہیں۔ یہی باتیں ہیں جو کسی کی کمزوریٔ ایمان کا اظہار کر رہی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن وہی ہیں جو اپنے معاملات خدا اور اُس کے رسول کے فیصلوں کے مطابق طے کرتے ہیں اور نظام جماعت کوشش بھی کرتا ہے اور اُس کو چاہئے بھی کہ ان کے فیصلے خدا اور اُس کے رسول کے فیصلوں کے مطابق ہوں۔

یہاں میں نظام جماعت کے اُس حصہ کو بھی تنبیہ کرنا چاہتا ہوں جو بعض اوقات گہرائی میں جا کر قرآن اور سنت کے مطابق فیصلہ نہیں کر رہے ہوتے۔ وہ بھی گنہگار ہوتے ہیں اور نظام جماعت اور خلافت سے کسی کو دور کرنے کی وجہ بھی بن رہے ہوتے ہیں۔ **اللہ تعالیٰ نے خلافت کا ایک کام انصاف کے ساتھ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا بھی رکھا ہے۔** آجکل جماعت میں اتنی وسعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو چکی ہے، جماعت اتنی وسعت اختیار کر چکی ہے کہ خلیفۂ وقت کا ہر جگہ پہنچنا اور ہر معاملے کو براہِ راست ہاتھ میں لینا ممکن نہیں ہے۔ اور جوں جوں جماعت کی انشاء اللہ ترقی ہوتی جائے گی اس میں مزید مشکل پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ تو جو کارکن اور عہدیدار مقرر کئے گئے ہیں۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے فیصلہ نہیں کریں گے، اپنے کام سرانجام نہیں دیں گے تو وہ خلیفۂ وقت کو بھی بدنام کر رہے ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے آگے خود بھی گنہگار بن رہے ہوں گے اور خلیفۂ وقت کو بھی گنہگار بنا رہے ہوں گے۔

پس خاص طور پر قاضی صاحبان اور ان عہدیداران اور امراء کو جن کے سپرد فیصلوں کی ذمہ داری بھی ہے، اُن کو انصاف پر قائم رہتے ہوئے خلافت کی مضبوطی کا باعث بننے کی بھی کوشش کرنی چاہئے اور مضبوطی کا باعث بنیں، ورنہ وہی لوگ ہیں جو بظاہر عہدیدار ہیں اور خلافت کے نظام کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پس جہاں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو کامیاب فرمایا ہے جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کے ہو کر اُس کا تقویٰ اختیار کر کے کامیابیاں حاصل کرنے والے ہیں، نظام جماعت اور نظام خلافت کی مکمل اطاعت کر کے اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہونے والے ہیں، وہاں میں اُن تمام عہدیداروں اور جن کے سپرد بھی فیصلہ (کرنے کا کام) ہے، اُن میں قاضی صاحبان بھی شامل ہیں، اُن کو بھی کہتا ہوں کہ آپ بھی خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکم کے موافق کام کریں۔ ایسی بات نہ کریں جو آپ کو انصاف سے دُور لے جانے والی ہو، جو تقویٰ سے ہٹی ہوئی ہو۔ خلیفۂ وقت کی نمائندگی کا صحیح حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر نہیں تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ ضرور پکڑے جائیں گے اور جو دنیاوی کارروائی ہوگی وہ تو ہوگی، خدا تعالیٰ کی سزا کے بھی مورد بن سکتے ہیں۔

پس ہر عہدیدار کے لئے یہ بہت خوف کا مقام ہے۔ عہدیدار بننا صرف عہدیدار بننا نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ ہے، اُس کے رسول پر ایمان کا دعویٰ

ہے، مسیح موعود پر ایمان لانے کا دعویٰ ہے، دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا دعویٰ ہے تو پھر اللہ اور اُس کے رسول کے ہر حکم پر عمل کرو۔ زمانے کے امام نے جو تمہیں کہا ہے اُس پر عمل کرو۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے جو ہدایات دی جاتی ہیں اُن پر عمل کرو، ورنہ تمہارا قَسمیں کھانا اور بلند بانگ دعوے کرنا کہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے بے معنی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کا حال جانتا ہے، اُسے پتہ ہے، اس کے علم میں ہے کہ تم کہہ کیا رہے ہو اور کر کیا رہے ہو۔ ہم ہر اجتماع پر یہ عہد تو کرتے ہیں کہ خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھیں گے لیکن بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پابندی نہیں کرتے بلکہ قرآن کریم کے جو احکامات ہیں ان کی بھی تعمیل کرنے کی، پابندی کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ جو کم از کم معیار ہیں اُن کو بھی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

اب میں ایک مثال دیتا ہوں کہ یہاں آپ کا ویسٹ کوسٹ (West Coast) کا یہ جلسہ ہوا ہے اور بہت ساری باتیں ہوئی ہیں، شاید اور باتیں بھی سامنے آ جائیں لیکن بہر حال اس وقت عورتوں کی مثال میرے سامنے ہے کہ میں نے اُن کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہماری ہر عورت کا جو اس مغربی ملک میں رہتی ہے حیادار لباس ہونا چاہئے اور حجاب ہونا چاہئے، اپنے آپ کو ڈھانکنا چاہئے۔ یہ قرآنِ کریم کا حکم ہے۔ یہ کوئی معمولی حکم نہیں ہے۔ قرآنِ کریم نے خاص طور پر فرمایا ہے کہ اس پر عمل کریں۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ اس طرف کوئی توجہ نہیں تھی۔ بلکہ بعض عورتیں جن کو شاید لجنہ نے زبردستی نقاب پہنا دیئے تھے، وہ اپنے برقعے جو لجنہ کی طرف سے ملے تھے وہاں (بیت) میں چھوڑ کر چلی گئیں اور صفائی کرنے والے اُن کو اکٹھا کر رہے ہیں۔ بیشک (دینِ حق) نے حیا کا حکم عورت اور مرد دونوں کو دیا ہے اور یہ دونوں کی بہتری کے لئے دیا گیا ہے۔ لیکن عورت کو خاص طور پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اپنا خیال رکھو کیونکہ مردوں کی نظریں بے لگام ہوتی ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 104 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)۔ اس پر کسی کا کوئی خرچ نہیں ہے، کوئی محنت نہیں ہے لیکن چونکہ دنیا داری غالب ہے اس لئے اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم عمل کرو گے تو فلاح پانے والے ہو گے۔ اگر نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول کا کام پیغام پہنچا دینا ہے، خدا تعالیٰ کے احکامات کو کھول کر بیان کر دینا ہے۔ اگر عمل کرو گے تو ہدایت پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بیعت کا حق ادا کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ اگر نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جاؤ کہ ہم احمدی ہو گئے یا احمدی گھر میں پیدا ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود بھی فرماتے ہیں کہ ''میری بیعت کچھ فائدہ نہیں دے گی اگر اُس کے ساتھ عمل صالح نہیں۔'' (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 184 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر نماز ایک بنیادی حکم ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان کی زندگی کا مقصد بتایا ہے۔ لیکن اس میں بھی ہمارے اچھے بھلے کارکن بھی سستی دکھا جاتے ہیں۔ بعض عہدیدار ہیں باہر کام کر رہے ہیں، جماعت میں بڑے ایکٹو (active) ہیں، یہاں آتے ہیں تو شاید بڑے خشوع و خضوع سے نماز بھی (بیت) میں پڑھتے ہوں گے، لیکن اُن کی بیویاں بتا دیتی ہیں کہ یہ جب گھر میں ہوں تو گھروں میں نماز نہیں پڑھتے۔ پس جب خدا تعالیٰ کے ایک انتہائی اہم حکم پر عمل نہیں تو پھر یہ دعویٰ بھی فضول ہے کہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے۔ پہلے اپنی حالتیں تو سنوارو۔ اور جب ایسی حالت ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ایک خاص کوشش ہو تو تبھی ایک احمدی، ایک مومن سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کا حق ادا کرنے والا کہلا سکتا ہے۔ اور جب یہ ہو گا، جب ایمان کے بعد اس میں ترقی کرتے چلے جانے کی کوشش ہو گی، جب اعمالِ صالحہ بجا لانے کی طرف توجہ ہو گی تو پھر ایسے لوگ خلافت کے انعام سے فیض پاتے رہیں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ اُن لوگوں سے کیا ہے یا خلافت کے مقام سے وہ لوگ فائدہ اُٹھائیں گے، وہ لوگ تمکنت حاصل کریں گے، اُن کے خوف کو امن میں خدا تعالیٰ بدلے گا جو ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ بجا لانے والے اور عبادت کرنے والے اور ہر طرح کے شرک سے پرہیز کرنے والے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے شکر گزار ہوں گے جو خلافت کی صورت میں اُنہیں ملا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ احمدیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نظام جاری فرمایا ہے اور اس کے علاوہ اور کہیں یہ نظام جاری نہیں ہو سکتا۔ احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش قسمت ہیں جن کو حضرت مسیح موعود کو ماننے کی وجہ سے خلافت کی نعمت سے حصہ ملا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ ہے، غیر مشروط نہیں ہے۔ بلکہ بعض شرطوں کے ساتھ ہے اور جب یہ شرطیں پوری ہوں گی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر تمکنت بھی حاصل ہو گی۔ خوف کی حالت بھی امن میں بدلتی چلی جائے گی۔

جماعت کے افراد اس بات کا کئی مرتبہ مشاہدہ کر چکے ہیں اور اس دَور میں تو غیروں نے بھی دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ احمدیوں کی سکینت کے سامان فرماتا ہے اور یہ بات غیروں کو بھی نظر آتی ہے۔ پہلے بھی میں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں کہ خلافتِ خامسہ کے انتخاب سے پہلے احمدیوں کی جو حالت تھی اُس کو غیر بھی محسوس کر رہے تھے اور بعض اس امید پر بیٹھے تھے کہ اب دیکھیں جماعت کا کیا حشر ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے جو وعدہ فرمایا تھا اُس کو اس شان سے پورا فرمایا کہ دنیا دنگ رہ گئی اور ایم ٹی اے کی وجہ سے غیروں نے بھی دیکھا کہ خوف امن میں ایسا بدلا کہ **ایک غیر احمدی پیر صاحب نے جو ہمارے ایک احمدی کے واقف تھے، اُن کو کہا کہ مَیں یہ تو نہیں مانتا کہ تم لوگ سچے ہو لیکن یہ سارا نظارہ دیکھ کے مَیں یہ مانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے۔** خدا تعالیٰ کی مدد تو ضرور تمہارے ساتھ لگتی ہے لیکن مَیں نے ماننا نہیں۔ پس ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو سب کچھ دیکھ کر بھی اپنی ہٹ دھرمی اور ضد پر قائم رہتے ہیں۔ آجکل پاکستان میں جو ظلم کی لہر چل رہی ہے یہ اس بات کا اظہار ہے کہ یہ احمدی تو ترقی پر ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں، ان کے میدان تو وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور ان کو ختم کرنے کی ہم جتنی کوشش کرتے ہیں یہ تو ختم نہیں ہوتے، کس طرح ان کو ختم کریں۔ لیکن ان لوگوں سے میں کہتا ہوں کہ اے دشمنانِ احمدیت! یاد رکھو کہ ہمارا مولیٰ ہمارا ولی وہ خدا ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ کبھی تمہیں کامیاب نہیں ہونے دے گا اور (دین حق) کی ترقی اب حضرت مسیح موعود کے ساتھ وابستہ ہے۔ ....، جو خلافت کے ساتھ منسلک ہیں، جو جماعت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں، جو حبل اللہ کو پکڑے ہوئے ہیں۔ پس تمہاری کوئی کوشش، کوئی شرارت، کوئی حملہ، کسی حکومت کی مدد خلافت احمدیت کو اس کے مقاصد سے روک نہیں سکتی، نہ جماعت احمدیہ کی ترقی کو روک سکتی ہے۔ افراد جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ میں نے کہا، تقویٰ پر چلنا، نمازوں کا قیام اور مالی قربانیوں میں بڑھنا اُنہیں خلافت کے فیض سے فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔ پس اس کیلئے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ بھرپور کوشش کرے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے رحم سے وافر حصہ لینے والا ہو۔

اب میں حضرت مسیح موعود کے ''رسالہ الوصیت'' میں سے بعض اقتباسات پڑھتا ہوں جو آپ نے اُن لوگوں کے لئے تحریر فرمائے ہیں جن میں نظامِ خلافت جاری رہنا ہے یا جنہوں نے خلافت سے فیض پانا ہے یا جنہوں نے جماعت سے منسلک رہنا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے رُوح القدس سے حصہ لو کہ بجز رُوح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جُدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر، اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی

گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خداطلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدمِ صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔‘‘

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308-307)

فرمایا: ’’اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ مَیں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچّی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔‘‘ (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308)

فرمایا: ’’تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٔ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔‘‘

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309-308)

فرمایا: ’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔‘‘ (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

اللہ تعالیٰ سب کو حضرت مسیح موعود کی اپنی جماعت کے بارے میں جو توقعات ہیں اُس میں پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خلافت احمدیہ سے سچا اور وفا کا تعلق قائم فرمائے۔ اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ خلافت کے انعام سے ہمیشہ سب فیضیاب ہوتے رہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

شعبہ گائنی میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شعبہ گائنی ہمیشہ کی طرح جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنے میں مصروف عمل ہے۔ اب مندرجہ ذیل سہولیات کی مدد سے مریضوں کے علاج میں مزید آسانی پیدا کی جا رہی ہے۔ واضح ہو کہ یہ سہولیات پاکستان کے صرف چند چوٹی کے ہسپتالوں میں موجود ہیں۔

☆) ہڈیوں کی مضبوطی معلوم کرنے کیلئے Bone Densitometer کا استعمال۔

☆) الٹرا ساؤنڈ کی جدید قسم Color Doppler کا استعمال

☆) رحم کے منہ کے کینسر کی تشخیص کیلئے Colposcopy کا استعمال

☆) مخصوص ایام میں خون کے زیادہ اخراج کو کم کرنے کیلئے Thermachoice یعنی بغیر آپریشن رحم نکالنے کا علاج

☆) بچہ دانی کے اندرونی دیواروں کا معائنہ کرنے کیلئے Hysteroscopy کی سہولت

☆) دوران زچگی بچے کے دل کی رفتار معلوم کرنے کیلئے CTG کی سہولت

☆) گائنی وارڈ اور لیبر وارڈ میں ہیپا ٹائٹس کے مریضوں کیلئے موثر طور پر علیحدہ انتظام

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت ٹریکٹر ڈرائیور

نظارت زراعت کے زرعی فارم واقع ربوہ کیلئے ایک ٹریکٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جو ہل، کراہ، ڈسک ہیرو اور ٹرالی وغیرہ چلانا بخوبی جانتا ہو اور زراعت سے متعلق دیگر امور مثلاً پانی لگانا، بیج چھٹا کرنا، گوڈی کرنا وغیرہ کا بھی علم رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب ناظر صاحب زراعت کے نام درخواست لکھ کر صدر جماعت/ امیر جماعت سے تصدیق کروا کر نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دیں۔

برائے رابطہ: فون نمبر: 047-6213635

عطاء الباسط: 0333-6716765

(نظارت زراعت ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور موثر دوائیں

مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔ بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔

اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں

حکیم شیخ بشیر احمد

ایم۔اے، فاضل طب و الجراحت

مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو مذب کرتی ہے

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ

☆ نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں ☆

عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

1954 NASIR ناصر 2012

دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال

مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر

الحکمت (ناصر دواخانہ) گول بازار۔ ربوہ

TEL.047-6212248, 6213966

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 جولائی 2013ء

1:35 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ 19 اپریل 2007ء
6:35 am	حضور انور کے ساتھ طلباء امریکہ کی ملاقات 9 مئی 2013ء
8:25 am	خطبہ جمعہ 14 مئی 2013ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 2013ء
2:00 pm	سوال و جواب
4:05 pm	خطبہ جمعہ 5 جولائی 2013ء
11:30 pm	جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 2013ء

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری اسد نصراللہ خان صاحب آف ڈسکہ کلاں حال کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری والدہ محترمہ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمود نصراللہ خان صاحب آف ڈسکہ کلاں (بنت مکرم چوہدری نذیر حسین صاحب کاہلوں آف دولم کاہلوں) 28 جون 2013ء کو بعمر 75 سال عادل ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 29 جون کو نماز فجر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

مرحومہ حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری شکراللہ خان صاحب سابق امیر جماعت ڈسکہ کی سب سے بڑی بہو تھیں۔ آپ نہایت نیک، صابر اور غریبوں کی ہمدرد اور کثرت سے صدقہ و خیرات کرنے والی تھیں۔ نمازوں کی پابند اور اولاد کی تربیت نہایت اعلیٰ رنگ میں کی اور قرآن کریم کی سچی عاشق تھیں اور روزے باقاعدگی سے رکھتی تھیں۔ خلافت احمدیہ کی فدائی اور جماعت کی غیرت رکھنے والی تھیں۔ آپ نے میرے علاوہ مکرم چوہدری عمر نصراللہ خان صاحب حال لندن اور مکرم چوہدری شاہد نصراللہ خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید ماڈل ٹاؤن لاہور تین بیٹیاں محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری امتیاز کاہلوں صاحب لاہور، مکرمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب کینیڈا اور محترمہ زیبا نصراللہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک جمیل اختر صاحب امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

الفضل میں اشتہارات دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ٹیکنیکل سٹاف کی ضرورت ہے
رابطہ نمبر:
Tel:047-6211866
Mob: 0333-6549164
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ

سیل سیل سیل
باٹا کی تمام ورائٹی پر 10 فیصد رعایت
Bata کی ورائٹی کیلئے اب بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں
Bata by Choice
باٹا شوروم۔ ریلوے روڈ ربوہ

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
0344-7801578 :عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون

VOLTA-OSAKA PHOENIX EXIDEX TOKYO FB AGS MILLT
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر
مرحبا بیٹری سنٹر ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: حفیظ احمد 0333-6710869
حامد محمود 0333-6704603

مسرور آٹو ورکشاپ
ربوہ میں پہلی بار۔ لیزر ڈیجیٹل ویل الائنمنٹ ویل بیلنسنگ اور لوپ شاپ
تمام گاڑیوں کا مکینیکل کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
ٹیوٹا ورکشاپ کا تجربہ کار عملہ
بالمقابل نصرت آباد ساہیوال روڈ ربوہ
فون: 03346371992

داؤد آٹوز
Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس خیبر، جاپان، جینین جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا • محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا $4\frac{1}{2}$ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا $1\frac{1}{2}$ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
بیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چوک 047-6214510، 049-4423173

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
الرجی ٹیسٹ کیمپ
سہارا لیبارٹریز کی طرف سے 8، 9، 10 جولائی 2013ء
کو صبح 8 بجے تا شام 6 بجے تک الرجی ٹیسٹ کیمپ کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔
جس میں آپ کے خون کا مکمل معائنہ کیا جائے گا۔ خون کا مکمل معائنہ +Eosinophils ~~450~~ روپے -/85 روپے میں کیا جائے گا۔ الرجی ٹیسٹ IGE -/~~1750~~، ~~1320~~، -/850 ابتدائی الرجی تشخیص کئے جائیں گے۔
مزید: وٹامن D لیول: وٹامن ڈی کی ہڈیوں میں کمی
1800 ~~2420~~ ~~2950~~
1800 ~~2250~~ 1800+450
جو بچے جو احباب و خواتین ان مشکلات سے دوچار ہیں مستفید ہوں۔
Total: 850+450 ~~1300~~
Total: 850/-
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829

ربوہ میں طلوع و غروب 9 جولائی

طلوع فجر	3:40
طلوع آفتاب	5:07
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:19

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

بے جگہ ہڈی کا بڑھنا
ہاتھ، پاؤں، ایڑھی، جبڑے، کان اور ناک کی بڑھی ہوئی ہڈیوں کا مکمل علاج دوائی گھر بیٹھے حاصل کریں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ 0308-7966197

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
044-2003444-2689125 میرک ضلع اوکاڑہ
طالب دعا
میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

PTCL-V فرنچائز
EVO,Brodband,Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

GERMAN
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10